شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ عرب و عجم کے علماء و مشائخ کی نظر میں

مولانا سمیع الحق کی ذاتی ڈائری سے انتخاب

صوبہ سرحد کا قطب العالم

حضرت مولانا عبدالمتین صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، ساکن پھولباڑی (بنگلہ دیش) نے اکوڑہ خٹک میں حاضری کے بعد جب راولپنڈی واپس ہوئے تو راستہ میں جناب حاجی محمود صاحب صرافہ بازار مالاباری کو فرمایا کہ:

"میں نے مولانا عبدالحق صاحب کو صوبہ سرحد کا قطب العالم پایا۔"
(از مکتوب الحاج محمود صاحب) (ص ۱۳)

میرا سفر کامیاب ہوا

یہی حضرت مولانا عبدالمتین صاحب تبلیغی سفر کے سلسلہ میں لندن تشریف لے گئے تو وہاں سے الحاج محمود صاحب پنڈی والے کو خط میں تحریر فرمایا کہ:

"حضرت مولانا عبدالحق زید مجدہم مجھ جیسے طفل مکتب سے جس قدر تواضع اور خلوص و محبت سے پیش آتے خیال کرتا ہوں کہ میرا سفر کامیاب ہو گیا ہے۔ (مکتوب بنام حاجی محمود) (ص ۱۳)

سچے دیوبندی، پورے مدنی

یہی حضرت عبدالمتین صاحب جب اکوڑہ خٹک میں حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو اپنے رفقاء کو بار بار فرماتے رہے کہ حضرت مولانا (عبدالحق) صاحب سچے دیوبندی اور پورے مدنی ہیں۔ (ص ۱۳)

مولانا عبدالحق کو اہل حق سے سمجھتا ہوں۔ (مولانا مفتی محمد شفیع)

(یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کراچی)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے مجھے ایک ملاقات کے موقع پر فرمایا کہ اپنے والد ماجد (مولانا عبدالحق) کو کہیں کہ حضرت مفتی صاحب فرماتے تھے کہ میں حضرت کو اہل حق میں سے سمجھتا ہوں اگر حضرت سوشلزم اور جمعیۃ علماء کے مسئلہ کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو مجبور کریں اور کوئی قدم اٹھائیں یا پھر ان سے برات کا اظہار کر دیں تو یہ دین کے لیے اعزاز ہوگا۔

مولانا محی الدین خان ایڈیٹر "مدینہ" و "نیا زمانہ" ڈھاکہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ الحدیث کے فیض سے نہ صرف مغربی پاکستان بلکہ پورا مشرقی پاکستان فیض یاب ہو رہا ہے، ہم حضرت کی رہنمائی اور ماہنامہ الحق کی فکری رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

مفتی محمد شفیع سرگودھوی مرحوم

۸ ستمبر ۱۹۵۲ء بعض اراکین کے ساتھ سرگودھا حجاج کے استقبال کے لیے گیا جامع مسجد میں مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی کی زیارت کرنے گئے تعارف کے بعد بڑی شفقت فرمائی، نام سن کر کہا خدا اسم بامسمیٰ کرے پھر فرمانے لگے کہ اسم بامسمی تو آپ کے والد ماجد ہیں انھوں نے صحیح معنوں میں عبدیت کا مقام پہچانا ہے ان کی زندگی سب کے لیے نمونہ عمل ہے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ عادات و اطوار تو اس کے بھی انشاء اللہ اچھے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹیاں مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے ذریعہ تقسیم ہو رہی ہیں۔ (علامہ سلیمان ندوی)

حضرت مولانا محمد اشرف خان ایم اے (پشاور) خلیفہ مجاز سید سلیمان ندوی نے خواب دیکھا۔

جسے انہوں نے ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۸۶ھ کو بانہ ماڑی پشاور میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ، ان کے والد گرامی حضرت مولانا محمد زکریا بنوری مرحوم اور مولانا محمد ایوب جان بنوری اکابر علماء کی مجلس میں سنایا۔ کہ میں نے علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے بہت خوش ہیں اور فرماتے ہیں کہ "صوبہ سرحد میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹیاں ان کے ذریعہ سے تقسیم ہو رہی ہیں"۔

حضرت مولانا محمد اشرف نے فرمایا کہ کئی دن سے مولانا کی خدمت میں نہ جا سکا جس کا افسوس ہے کیونکہ ان کی صحبت میں میں نے رقت پائی ہے۔ ص ۱۳

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی تواضع، فطرت ہے تصنع نہیں

خطیب اسلام حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ ہمیشہ حضرت شیخ الحدیث کے خاص وصف تواضع سے بے حد متاثر رہے اور فرمایا کہ حضرت مولانا عبدالحق کی تواضع فنائیت ان کی فطرت ہے تصنع سے نہیں بلکہ طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ مولانا احتشام الحق تھانوی سوشلزم کے مسئلہ پر اپنی مہم کے دوران صوبہ سرحد میں داخل ہوئے تو حضرت کی خدمت میں قاصد بھیجا، ملنے آرہا ہوں۔ حضرت کی مجھ پر شفقت ہے میں حضرت کو اپنا بزرگ سمجھتا ہوں نوشہرہ میں ڈاکٹر عطاء الرحمٰن پاپولر (جو قاضی حسین احمد

امیر جماعت اسلامی کے بڑے بھائی ہیں) کے مکان پر مولانا احتشام الحق نے فرمایا مجھے پاکستان میں اس وقت عزیز ترین ذات حضرت مولانا عبدالحق ہے مجھے ان کے ایمان و اخلاص پر یقین ہے۔ دوسرے دن ۹ بجے دارالعلوم تشریف لاتے تو یہاں بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار و فرط احترام میں کرتے رہتے۔ حضرت نے بھی ان کے استقبالیہ تقریر میں طلبہ سے ان کے فضائل، رتبہ و مقام اور حضرت تھانوی سے نسبت اور دارالعلوم کی محبت کا ذکر کیا۔ (ذاتی ڈائری ص۱۷۱)

مولاناؒ نے حضرت غورغشتوی کے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں اور سینہ پر پھیرایا

حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی قدس سرہ ۲۵ محرم بروز ہفتہ بمطابق ۶ مئی ۱۹۶۷ء ساڑھے تین بجے دارالعلوم حقانیہ تشریف لاتے۔ دارالعلوم حقانیہ کے دفتر میں گھنٹہ دو گھنٹہ آرام کیا تحیۃ الوضو کے بعد والد صاحب ان کے قریب مودبانہ دوزانو بیٹھے پھر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے ان سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ پھروایا۔ والد گرامی حضرت مولانا صاحب کچھ دیر تک سینہ، قلب اور آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے رہے اور دعائیں کرتے رہے اس وقت آپ پر ایک خاص رنگ چڑھا تھا اور دونوں حضرات انتہائی خشوع میں ڈوب گئے تھے حضرت شیخ الحدیث غورغشتویؒ نے نماز عصر پڑھائی بعد از نماز حضرت مولانا عبدالحقؒ نے انہیں جامع مسجد دارالعلوم کا اندرونی حصہ دکھایا دیر تک مسجد میں بھی دعائیں کرتے رہے اور یہ دعا بھی کی کہ اے اللہ ہماری جگہ کو بھی (غورغشتی کی درسگاہ) اپنے دینی چرچل سے آباد رکھ اور ویران نہ فرما۔ (ذاتی ڈائری ص۱۱۱)

دارالعلوم دیوبند میں مولانا عبدالحق کا شہرہ، وہ حضرت مدنیؒ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ (ڈاکٹر رشید احمد جالندھری)

جناب ڈاکٹر رشید احمد جالندھری ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد کہتے ہیں کہ میں نے دیوبند میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سے مشکوٰۃ شریف پڑھی آپ نے مشکوٰۃ کی اختتامی تقریب کے لیے حضرت مدنی کو دعوت دی۔ ان کی اختتامی تقریر مجھے یاد ہے۔ جناب ڈاکٹر رشید احمد صاحب نے یہ بھی کہا کہ دیوبند میں بھی مولانا عبدالحق کے علم و عمل کا بڑا شہرہ تھا وہ مولانا مدنی کے رنگ میں رنگے ہوتے تھے تواضع اور انکساری اور طلبہ سے شفقت ان کی رگ رگ میں رچی ہوتی تھی، ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مولانا عبدالحق کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے کہ دیوبند میں مجھے داخلہ ان کی سفارش کی وجہ سے ملا اس سے قبل ہم جالندھر میں پڑھتے تھے مولانا عبدالحقؒ امتحانات کے لیے دیوبند سے آتے تھے اور احقر سے اور صاحبزادہ مولانا عطاء المنعم بخاری سے شرح جامی کا امتحان لیا تھا دیوبند میں مولانا نے میری سفارش کی کہ لڑکا ذہین ہے اگر پڑھ گیا تو کام کا ہوگا۔ (ذاتی ڈائری ص۱۰۱)

مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت سے ملاقات

حضرت والد ماجدؒ نے فرمایا مجھے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب مرحوم دہلوی بانی تبلیغی جماعت سے کئی دفعہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا میں دیوبند سے ان کی ملاقات کے لیے جایا کرتا تھا ان کی جماعت میں اگرچہ ان ہی کے مخصوص طرز پر تعلیمی اور تدریسی مصروفیات کی وجہ سے کام کرنے کا موقعہ نہ ملا تاہم دین کی انہوں نے بہت بڑی خدمت انجام دی۔ ص۲۹

حضرت ضیاء المشائخ مجددی اور حضرت فضل عثمان مجددی کا اظہار عقیدت

افغانستان کے حضرت ملا شور بازار کے فرزند مقیم لاہور حضرت فضل عثمان المجددی بار بار دارالعلوم آتے اور ہر بار پوری نیازمندی کا اظہار کرتے ہوئے تشریف لاتے۔ ۲۰ رجب ۱۳۹۵ھ کو جمعہ کے روز گھر پر تشریف لائے اور تقریر میں حضرت کو مولانا و استاذنا سے خطاب فرمایا اور تقریر میں کہا۔

ہمارا تعلق دوستی و ظاہرداری کا نہیں بلکہ واقعۃً آپ سے اخلاص و محبت اور عقیدت ہے اور اس لیے کہ آپ کے فیض سے عالم اسلام بالخصوص افغانستان فیض یاب ہو رہا ہے۔

یہی حال عقیدت و محبت کا اس خانقاہ کے جناب آغا ابراہیم جان ضیاء المشائخ کا آخر تک رہا۔

حجاز و شام کے مشائخ کے دلوں میں

حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب سابق مدرس و فاضل دارالعلوم حقانیہ نے مدینہ طیبہ سے ایک خط میں لکھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی کی مجلس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی بیماری کا تذکرہ ہوا اور ان کے سلام پیش کیے تو فرمانے لگے کہ:

"شیخ الحدیث مولانا عبدالحق تو میرے دل میں ہیں وہ دین کے خادم ہیں اپنی ہمت سے زیادہ دین کے کام کر رہے ہیں میرا دل ان کیلئے دعائیں دیتا ہے اللہ تعالیٰ دارالعلوم کی سرپرستی کے لیے انہیں صحت کاملہ بخشے"

مولانا شیر علی شاہ صاحب نے مزید کہا کہ:

"حلب کے مشہور بزرگ شیخ عبدالقادر عیسیٰ سے حرم شریف میں ملاقات ہوئی وہ بھی تسلیمات مسنونہ اور دعوات بزرگوارم (حضرت شیخ الحدیثؒ) کی خدمت میں پیش کر رہے تھے" (ص۱۳۱)

مولانا عبدالحق میں کسی گناہ کا اثر تک محسوس نہیں کیا

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے ایک دیرینہ رفیق (مولانا

انور شاہ سکنہ فورٹ سنڈیمن بلوچستان) جو تقریباً چار سال تک حضرت کے زمانہ طالب علمی میں میرٹھ اور کلکتہ وغیرہ میں ساتھ رہے شوال ۸۶ھ میں تیس پینتیس سال بعد اکوڑہ آئے ان کی حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات ہوئی حضرت شیخ الحدیث سے بڑے بے تکلف تھے حضرت کے ساتھ اس قدر آزاد اور بے تکلف اس سے قبل کسی کو نہیں پایا گیا انھوں نے رات اپنے احباب سے فرمایا کہ :

"میں نے چار سال کی رفاقت میں نوجوانی کے عالم میں اس شخص (مولانا عبدالحق میں کسی گناہ کا اثر تک محسوس نہیں کیا۔" (ذاتی ڈائری ص۱۳۱)

مولانا عبدالحق کی شکل میں فرشتہ

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ جو حضرت کے تلمیذ خاص بھی تھے نے ۲۰ ذی الحجہ ۸۶ھ کو دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ میں دارالحدیث میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ :۔

" دیوبند میں ہم طلبہ کہا کرتے تھے کہ " مولانا عبدالحق کی شکل میں خدا تعالیٰ نے ایک فرشتہ دارالعلوم دیوبند میں بھیج دیا ہے نیز مولانا عبدالحق پٹھان ہوتے ہوئے بھی پٹھان نہیں ہیں (یعنی ان میں بعض پٹھانوں والی عادات سختی ضد اور تشدد و غلبہ کا مزاج نہیں) نیز دارالعلوم دیوبند میں میرے دوسرے استاد و مولانا عبدالحق ، نافع گل کاکاخیل تھے طلبہ کے سامنے جب حضرت مولانا عبدالحق کا ذکر ہوتا تو پوچھا جاتا کون سے مولانا عبدالحق ؟ تو جواب ملتا کہ مولانا عبدالحق انفع گل "___ طلبہ آپ کو انفع کے لقب کے ساتھ ممتاز کرتے ، طلبہ میں آپ کی بڑی عزت اور وقار تھا۔

(ذاتی ڈائری ص۱۳۱)

حدیث پر وسیع نظر

مدیر المنبر مولانا عبدالرحیم اشرف ، اشرف لیبارٹریز فیصل آباد نے فرمایا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی باتوں اور تقاریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث پر حضرت کی وسیع نظر ہے اور بغیر حوالہ دیتے ان کی تقریر میں اکثر اوقات احادیث کا مفہوم اور احادیث کے مطالب ہوتے ہیں۔

(بحوالہ احمد عبدالرحمٰن صدیقی حقانی) (ذاتی ڈائری ص۱۰)

تقدس مآب ، راس المخلصین

حضرت مولانا شمس الحق افغانی نے حضرت شیخ الحدیث کے نام اپنے ایک خط کا آغاز " تقدس مآب " سے کیا اور حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے آپ کو " راس المخلصین " کا خطاب دیا۔

اخلاص کے برکات اور مولانا عبدالحق کی زندہ کرامت

شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی نقشبندی خانیوال ، نے دارالعلوم حقانیہ میں قبل از نماز عشاء ۱۲ جمادی الثانی ۸۷ھ بروز منگل ارشاد فرمایا کہ :

میں ہر جگہ کہا کرتا ہوں کہ اگر اخلاص کے برکات دیکھنے ہوں تو جا کر دارالعلوم حقانیہ دیکھ لیں ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ سارا سلسلہ ، دارالعلوم وغیرہ مولانا عبدالحق کی زندہ کرامت ہے مولانا موصوف کے بعض خلفاء نے عرض کیا کہ حضرت نقشبندی کی جس قدر بشاشت اور انشراح دارالعلوم حقانیہ میں ہوتی ہے اور کہیں نہیں ہوتی ۔ (ص۱)

ماہنامہ الحق

ماہنامہ الحق جاری ہوتے ہی برصغیر پاک و ہند کے مشاہیر علماء و اعاظم دین نے زبردست خراج تحسین پیش کیا اور اسے اہم ضرورت کی تکمیل اور معیاری مجلہ قرار دیا۔ آراء اور خطوط تحسین کا ایک عظیم الشان انبار جمع ہوا اور اصلاح کے اثرات ہر طبقہ میں نمایاں ہوئے مثال کے طور پر حضرت مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ نے کئی بار کہا کہ بہاولپور کے ہسپتال کے ایک اونچے ڈاکٹر نے مجھے کہا کہ مجھے اسی رسالہ نے مسلمان کر دیا ہے ورنہ میں تو منکر تھا ۔ فرمایا میں نے دیکھا تو اس کے ہاتھ میں الحق رسالہ تھا ۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے بار بار تحسین کرتے ہوئے ناچیز کو دعائیں دیں اور فرمایا ماشاءاللہ ، اللہ تعالیٰ نے قلم میں بڑا ہی زور رکھا ہے ۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے جامعہ اشرفیہ میں کہا کہ آپ تو بہت پیارا رسالہ چلا رہے ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے ۱۲ اگست ۸۹ء کو مولانا محی الدین صاحب ایڈیٹر مدینہ سے فرمایا کہ علماء کے لیے ایک زوردار روزنامہ کی ضرورت ہے مگر اسی کا ایڈیٹر مولوی سمیع الحق جیسا نوجوان ہونا چاہیے۔ مولانا اطہر علی صاحب مشرقی پاکستان نے کراچی مذاکرات کے موقع پر ایڈیٹر (احقر سمیع الحق) سے نہایت مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ہم تو شب و روز آپ کے لیے دست بدعا رہتے ہیں ۔ آپ کے نقش آغاز سے ہمیں روشنی ملتی ہے اور پورے پرچہ سے مستفید ہوتے ہیں ۔ (ذاتی ڈائری ص۲۵)

نوٹ :۔ ماہنامہ الحق کے سلسلہ میں زعماء ملت اور اکابر علماء و مشائخ اور مشاہیر کے آراء مستقلاً دارالعلوم حقانیہ کے مختلف شعبہ جات کے تعارف کے ضمن میں ماہنامہ الحق کے عنوان کے تحت درج کر دیئے گئے ہیں۔

فنائیت اور تواضع کی انتہا

مولانا احتشام الحق کا مقولہ ذاتی اوصاف معاصرین کی شہادت میں پہلے گزر چکا ہے اس ضمن میں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نے فرمایا کہ حضرت شیخ الحدیث کے سفر حج کے موقعہ پر میں کراچی میں تھا ۔ ایک دن علماء کی

ملاقات کے لیے مجھے ساتھی لے نکلے اور ہم لوگ مولانا احتشام الحق صاحب سے ملاقات کے لیے گئے انہوں نے ٹنڈوالٰلہ یار میں نیا نیا مدرسہ کھولا تھا۔ اور ممتاز علماء واکابر جمع کیے تھے تو حضرت سے دوران گفتگو انہوں نے فرمایا کہ دورہ حدیث کے لیے صرف ایک ہی مرکز ہونا چاہیئے باقی کتب دیگر مدارس میں بھی پڑھائی جائیں۔ مطلب یہ تھا کہ آپ کے ہاں دورہ حدیث کی کیا ضرورت ہے ان طلباء کو میرے مرکز میں بلایا کریں۔ تو حضرت نے بلا کسی حیل وحجت کے فرمایا کہ بہت اچھا اور پوری آمادگی ظاہر کی۔ مولانا عبیداللہ انور نے فرمایا کہ مجھے حضرت کا مقام ومنزلت اور پھر اس تواضع سے حیرت ہوئی کہ میرے نزدیک مولانا احتشام الحق تو علم وفضل میں حضرت تک نہیں پہنچ سکتے تھے مگر حضرت نے فوراً گویا شرح جامی وغیرہ پر اکتفاء کرنے کے لیے آمادگی ظاہر کی۔ اب لاہور آ کر میں نے یہ قصہ حضرت کی تواضع اور فنائیت کا حضرت لاہوریؒ اور پھر حضرت رائے پوریؒ کو سنایا۔ وہ بڑے متاثر ہوتے۔ دوسری طرف مولانا احتشام الحق صاحب کی یہ رائے انہیں بہرحال ناگوار گذری۔

اتفاق سے دو ایک دن بعد مولانا احتشام الحق صاحب حضرت رائے پوری سے ملنے آتے میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ حضرت رائے پوری نے گویا ازراہ تنبیہ اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جی ہاں آپ نے تو سارے پاکستان کے جید علماء کو جمع کر رکھا ہے آپ کو کیا فکر ہے؟

مولانا عبدالحق نے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ (اسیر مالٹا مولانا عزیر گل)

اسیر مالٹا رفیق شیخ الہند حضرت مولانا عزیر گلؒ نے ۶ شوال ۱۳۹۶ھ کو ایک گفتگو میں دارالعلوم دیوبند کی غیبی مدد، استحکام اور دینی کام کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔

کہ دیکھئے خدا کی شان! پاکستان میں دین اور دینی علوم کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالحق کو کھڑا کر دیا اس کام کے لیے وہ ہر لحاظ سے موزوں ہیں۔ (مولانا) عبدالحق صاحب مسکین الطبع اور نفس کش انسان ہیں گویا وہ اسی کام کے لیے پیدا کئے گئے ہیں انہوں نے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے ہم سب کی طرف سے، ہمارا نفس بڑا ہے ہم میں تکبر ہے ہم کام نہیں کر سکتے تھے۔

مولانا عزیر گل اور اسیران مالٹا سے مصر میں پوچھ گچھ

۲ اپریل ۱۹۶۸ء مولانا عبدالقدوس قاسمی فاضل دیوبند کے صاحبزادہ کے قتل کی تعزیت کے لیے احقر زیارت کاکا صاحب گیا اسیر مالٹا مولانا عزیر گل مدظلہ بھی موجود تھے رات وہیں قیام ہوا خلاف معمول حضرت نے اسارت مالٹا اور تحریک پر بڑی کھل کر گفتگو فرمائی کہ عموماً اس موضوع کو ٹالتے تھے آج مالٹا، جیزہ کے قید خانوں پر بھی روشنی ڈالی کہا مصر پہنچ کر انگریز افسروں نے خوب شراب پی پھر ان کا بڑا چیخنے چلانے لگا کہ ہم مجاز ہیں انہوں نے ایک تنگ خیمہ میں ستون در بانس کے ساتھ ہمیں کھڑا کیا سنگین چڑھانے کی بندوقوں کی آوازیں تھیں مگر ہمارے دل میں خدا نے ڈال دیا تھا کہ یہ تو مجاز نہیں کہ گولی چلائیں، حاکم کے سامنے میرا بھی بیان لیا گیا میں ہر بات میں لانسلم کہتا کہ کہیں شیخ (مولانا محمود الحسن دیوبندی) پر شہادت نہ ہو جائے۔ سمستہ (مجاہدین بالاکوٹ کا مرکز) کے نام سے بھی انکار کر دیا کہ میں نے تو سمستہ نہیں مرکز دیکھا تھا حاجی صاحب ترنگ زئی کے بارہ میں بھی پوچھ گچھ ہوئی میں نے انہیں مولانا عبیداللہ سندھی کے ہاں دیوبند میں دیکھا تھا مولانا مدنی سے بھی سوالات کرتے رہے مگر وہ انہیں لمبی چوڑی تقاریر میں الجھا دیتے اور انگریز منتظر رہتا کہ کہیں کام کی بات ان سے نکل آئے گی مگر حضرت سے کوئی کام کی بات نہ نکلتی اس لئے کہا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے لوگوں کی شہادت تو پیش کر دو فرمایا ان لوگوں کو بہت کچھ صحیح معلوم تھا اس سلسلہ میں انہوں نے آزاد گل میاں صاحب کا نام بھی لیا کہ مولانا سیف الرحمٰن نے انہیں لگا دیا تھا۔

مولانا عبدالحقؒ نے ہم سب کا فرض کفایہ ادا کیا
اسیر مالٹا رفیق شیخ الہند سے ایک ملاقات

آج مورخہ ۶ شوال ۱۳۹۶ھ بوقت دوپہر حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کے رفیق خاص حضرت مولانا عزیر گل صاحب اسیر مالٹا کے ساتھ ان کی زمین بیری متصل سخاکوٹ میں ملاقات ہوئی۔ یہ سعادت حضرت موصوف کے بھتیجے برادرم عبداللہ کاکا خیل کی معیت میں حاصل ہوئی۔ رات کو حضرت موصوف کے ساتھ ۱۰، ۱۱ بجے تک اور صبح کو بھی ایک گھنٹہ شرف ملاقات وگفتگو حاصل کرتا رہا میں نے ابتدائے گفتگو میں بذریعہ برادرم عبداللہ صاحب اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ ہمیں حضرت شیخ الہند کی تحریک حریت کے واقعات پر روشنی ڈالی جائے۔ لیکن حضرت موصوف نے سختی سے انکار کیا۔ اور کہا کہ پلار نہ مے ڈیر معلومات دی۔

ہغہ نہ معلوم کہ ما دا څیزونہ هیر کړې دي څہ یادول نہ غواړم

یعنی آپ کے والد کو کافی معلومات ہیں۔ ان سے معلوم کرو۔
میں نے یہ چیزیں بھلا دی ہیں۔ ان کو یاد کرنا نہیں چاہتا۔"

دوران گفتگو ایک دفعہ ترکی کا ذکر آیا۔ تو پھر میں نے گفتگو کو اس طرف موڑتے ہوئے کہا۔ کہ حضرت آپ نے ترکی کا سفر کیا ہے؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا کہ حضرت شیخ الہند کی تحریک میں تو ترکی بھی جانا شامل تھا۔ پھر سختی سے کہا کہ اس موضوع پر نہ بولئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں جس وقت وہ چاہے گا ان اشیاء اور واقعات کو ظاہر کر دونگا۔ اور کہا کہ اب حضرت مدنی نے